ماریشس اور قادیان کے بابرکت سفروں کی ایمان افروز تفصیلات

اللہ کے فضل کی بارشوں کے نزول کے نظارے ہر روز نئی شان سے دکھائی دیتے ہیں

عبادتوں کو زندہ کریں اللہ کے حضور گڑگڑائیں اور صبر کے اعلیٰ نمونے دکھائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 20 جنوری 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 جنوری 2006ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے دورہ ماریشس اور قادیان کے سفر کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔ یہ خطبہ جمعہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ قریباً پونے دو ماہ میں یو۔کے سے باہر رہا۔ جیسا کہ آپ ایم ٹی اے پر دیکھتے اور سنتے رہے۔ یہ ماریشس اور قادیان کا سفر تھا اس دوران ان جگہوں پر جلسے منعقد ہوئے۔ 2005ء میں اللہ کے فضل سے قریباً دس ملکوں کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی۔ گزشتہ سال کا پہلا سفر سپین کا تھا۔ اور آخری سفر قادیان کا تھا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں نازل ہوتی دیکھیں۔ ہر روز جو طلوع ہوتا ہے اللہ کے فضلوں کے نظارے نئی شان سے دکھائی دیتے ہیں۔

حضور انور نے دورہ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ماریشس کا سفر دو ہفتے کا تھا۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے 12-13 لاکھ آبادی ہے۔ اکثریت ہندوؤں کی ہے مسلمان 16-17 فیصد ہیں اور احمدی چند ہزار ہیں جو اخلاص و وفا سے بھرے ہوئے ہیں۔ بہت قربانی کرنے والے ہیں بیوت الذکر بنانے کی طرف ان کی بہت توجہ ہے سادہ مزاج ہیں اور قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہیں وہاں کے صدر مملکت سے ملاقات ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ ماریشس کے وقت یہ ملک کے وزیر اعظم تھے انہوں نے بہت محبت و خلوص کا اظہار کیا۔ ماریشس کے نائب صدر سے بھی ملاقات اور تفصیلی گفتگو ہوئی۔ یہاں مخالفت کے باوجود جماعت ترقی کر رہی ہے۔ ماریشس کے ہوٹل میں ریسیپشن تھی۔ ملک کے نائب وزیر اعظم اور معززین آئے ہوئے تھے انہیں احمدیت کی پیار و محبت کی تعلیم بتانے کی توفیق ملی۔ یہ جزیرہ دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے یہاں کے لوگوں اور یہاں آنے والے سیاحوں کو بھی پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ بہر حال اللہ کے فضل سے ماریشس کا دورہ اور جلسہ سالانہ بہت کامیاب رہا۔ اس جماعت کے ہر فرد کو اللہ جزا دے اور اخلاص و وفا میں بڑھائے۔

ماریشس کے دورہ کے بعد ہم دہلی پہنچے۔ یہاں جذبات کا ایک نیا رخ تھا کہ جلد ہی دار المسیح قادیان پہنچ رہے ہیں۔ دہلی میں دو تین دن قیام کیا تاریخی جگہیں تاج محل آگرہ، قطب مینار، لال قلعہ وغیرہ دیکھا۔ ان قلعوں کو حضرت مصلح موعود نے دیکھ کر تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا جو لمبا عرصہ چلتا رہا ''سیر روحانی'' کے نام سے کتابی صورت میں چھپ چکا ہے ان میں حضور نے ہمیں روحانی دنیا کی سیر کروائی ہے اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے ہر احمدی کو انہیں پڑھنا یا سننا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دہلی کے سفر کے بعد بذریعہ ٹرین قادیان پہنچے۔ استقبال کے نظارے آپ نے ایم ٹی اے پر دیکھے ہیں۔ اس بستی میں پہنچ کر عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ مینارۃ المسیح عجیب شان سے نظر آتا ہے۔ مزار مسیح موعود پر دعا کر کے سکون آتا ہے۔ قادیان میں ایک ماہ قیام کیا لیکن پتہ نہیں چلا کہ کس طرح گزر گیا۔ قادیان کے سفر کے حالات حال دل کی کہانی ہے جو سنائی نہیں جا سکتی جس کی یاد بے چین کر دیتی ہے اس بستی کا عجیب نشہ ہے اسے زبان سے بیان کرنا مشکل ہے۔

حضور انور نے قادیان شہر کے بارے میں بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ قادیان 1991ء کے بعد بہت سی نئی عمارتیں تعمیر ہوئی ہیں۔ پرائیویٹ گھر اور نئی جماعتی عمارتیں بنی ہیں شہر بہت پھیل گیا ہے۔ احمدیوں کی اکثریت میں سادگی ہے۔ درویشوں کی اولادیں اس سادگی اور سکون کو یاد رکھیں اسی طرح اس بستی میں نئے آباد ہونے والے بھی اس کے تقدس کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قادیان کی غیر مذاہب کی آبادی نے بھی مہمان نوازی کے تعلق کا حق ادا کیا۔ قادیان میں قیام کے دوران اس طرح لگتا تھا کہ پورا مہینہ جلسہ کا سماں ہے۔ گلیوں میں اس قدر رش ہوتا تھا کہ ایم ٹی اے کے کیمرے اسے صحیح طور پر نہیں دکھا سکے۔ بچوں، بوڑھوں، مردوں، عورتوں سب کے چہروں سے لگتا تھا کہ وہ کسی اور دنیا کی مخلوق ہیں۔ حد درجہ اخلاص و فدائیت اور پیار و محبت کا اظہار کرتے تھے۔ مختلف علاقوں اور قومیتوں کے لوگ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے جھولیاں بھرنے کیلئے باوجود غربت کے کھنچے چلے آئے تھے۔ وہاں کی کیفیت دیکھنے والے ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ قادیان کے جلسہ پر پاکستان سے آنے والے احمدیوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ جدائی اور احساس محرومی کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ بعض احمدیوں نے جو شرکت نہیں کر سکے انہوں نے خطوں اور شعروں میں اپنی بے بسی کا اظہار کیا ہے۔ قادیان میں لوگوں کو بیت الدعا، بیت الفکر اور بیت مبارک وغیرہ میں نفل پڑھتے اور دعائیں کرتے دیکھا اللہ کرے کہ وہ نوافل اور دعاؤں کی عادت کو زندگی کا حصہ بنا لیں۔

حضور انور نے فرمایا ہوشیار پور بھی جانے کا موقع ملا۔ وہ مکان جس میں حضرت مسیح موعود کو مصلح موعود کی بشارت ملی تھی اسے جماعت خرید چکی ہے وہاں جا کر دعا کی توفیق ملی۔ جب میں قادیان پہنچا تو وہاں کے لوگوں کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ رہے تھے اور میری واپسی کے وقت جدائی کے غم کے آنسو تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس جدائی کے غم کو دور کرنے کیلئے ان آنسوؤں کو ہمیشہ بہنے والا بنائیں۔ اہل پاکستان اور اہل ربوہ بھی اللہ کے حضور گڑگڑائیں اور عبادتوں کو زندہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کامیابی اور ترقیات کی منزلیں نزدیک تر کر دے۔